ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۱۳) مطبوعہ ۲۶ مارچ ۱۸۹۷ء بروز جمعہ جلد (۲۵)

ایڈیٹوریل نوٹس

برہمو سماج کا نقص

ہمارے پاس ایک لکچر مصنفہ بابو لال بہاری ڈے مذکورہ بالا (ہیڈنگ) کا پہنچا وہ کہتے ہیں کہ برہموازم کا خاص مسئلہ یہہ ہے کہ صرف ایک ہی خدا ہے جو زمین و آسمان کا خالق ہے جو بے پایان ابدی لاتبدیل لاثانی لاانتہا خود پاک اور نہایت رحیم ہے جسکی عبادت واجب ہے زندگی بعد از وفات ہر جان کی کا ثواب و بدی کا عذاب ہوگا۔ اور توبہ گناہ کا کفارہ ہے۔ برہموؤں کی چند باتیں تعریف کے قابل ہیں۔ اول بت پرستی کی مخالفت پر کمال زور دیا جاتا ہے اور ہر طرح سے اِس گناہ کے دور کرنیکی کوشش کیجاتی ہے۔ دوم۔ سوشیل ریفارم کی تائید کرتے ہیں ذات کا خیال عورتوں کو غلام رکھنے اور بچپن کی شادی کی مخالفت کرتے ہیں۔ سوم انکے کاموں کو دیکھکر ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستان میں مذہب سے بے پرواہ رہنے کا زمانہ جاتا رہا اور اب مذہبی باتوں کی تفتیش ہو رہی ہے۔ لیکن وہ اسکے چند نقص بیان کرتے ہیں (۱) بے بنیاد ہے یعنے الہام سے خالی ہے (۲) غیر تحقیقی کیونکہ جب بنیاد نہ ہو تو یقین کہاں (۳) بے شہادت ہے (۴) گناہوں کی معافی کا تسلی بخش طریقہ نہیں بتلایا جاتا (۵) رغبت گناہ کے دور ہونے اور دلوں کے پاک کرنیکا کوئی بندوبست نہیں (۶) پاک زندگی بسر کرنیکی قابل ترغیب نہیں بتلائی جاتی۔ لکچرار موصوف نے ان مختلف باتوں کی تائید میں بہت اچھی دلائل پیش کی ہیں۔ یہہ رسالہ ۱۸۹۲ء میں تصنیف ہوا تھا۔ اب چھپا ہے قابل تعریف ہے؂

غور طلب رائے

نئے لفٹنٹ گورنر پنجاب نے ۱۸۹۵ء میں شملہ میں ایک درس دیا جس کے چند فقرے ذیل میں درج ہیں دشنوں کے کاروبار سے بے پرواہ رہنا بڑی کوتاہ اندیشی ہے۔ بمقابلہ مذہب کے دنیا میں کوئی ایسی طاقتور شے نہیں جو انسان کو سرفراز اور مختار بنا کر خراب عادات دور کرکے خوش و خرم کر سکے۔ کیا ایسا مفید نتیجہ ہمیں سے نکل سکتا ہے؟ کیا کوئی مذہب یا فلسفی طریقہ مسیحی مذہب کے آنے سے پہلے ہندوستان میں موجود تھا جس سے ایسے نیک اثر پیدا ہو سکتے؟ کیا سوائے مسیح کی انجیل کے کوئی اور طاقت یہہ تبدیلی پیدا کر سکتی ہے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ اس تبدیلی کا شروع ہو گیا۔ آجکل لوگ پرانے مذہبوں سے اچھی اچھی باتیں نکال کر پیش کرنیکی کوشش کرتے ہیں اِس تحریک سے ثابت ہوتا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں یقین پیدا ہوتا جاتا ہے کہ اب ایک ایسا زندہ نجات دینے والا موجود ہے کہ جو محمد۔ اور بدھ۔ اور اہل ہنود کے برہما۔ وشنو مہیش۔ اور گرو نانک سے بدرجہا بڑھکر ہے؂

خاموشی کا بھی ایک وقت ہے

آج کل پنجاب خصوصاً لاہور میں اہل ہنود اور مسلمانوں میں بڑی عداوت ہو گئی ہے مگر ہم اسمیں کچھ دخل دینا نہیں چاہتے؂ جس ملّاں کی نسبت شک کیا جاتا ہے وہ بھی کالم کے کالم سیاہ کر رہا ہے اور آتھم کے پرانے راگ کو پھر گانا شروع کر دیا ہے مگر جب کوئی بات جھوٹ ثابت ہو جاتی ہے تو پھر اُسے کون سنتا ہے؂

نُور اَفشاں

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یوینگ صاحب ایم۔ اے۔ — اڈیٹر

پادری جی۔ ایل ٹھاکر داس صاحب و پادری ایچ گولکناتھ صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ و پادری پی۔ سی۔ اپرچن صاحب — اسسٹنٹ ایڈیٹرز

"عید اور بیدینی"

"کہ میں عید اور بیدینی دونوں کی برداشت نہیں کر سکتا ہوں" (یسعیاہ ۱ باب آیت ۱۳ کا آخری حصہ)

ناظرین نور افشاں کو معلوم ہو کہ یہ اڈیٹوریل ہم خاص آنندپور سے تحریر کر کے روانہ کرتے ہیں۔ ہمارے دل کی حالت خلاف پیام پریشان ہو کر ہمارے جی میں غم ہے اور ہم یسعیاہ نبی کے ساتھ ہم آواز ہو کر کہتے ہیں کہ "ہماری خبر پر کون اعتقاد لایا اور خداوند کا ہاتھ کس پر ظاہر ہوا" (یسعیاہ ۵۳ باب آیت ۱)

آنندپور سکھوں کا ایک مشہور شہر ہے جو تحصیل اونہ ضلع ہوشیارپور میں واقع ہے۔ یہاں پر سوڈہیوں اور سکھوں کا بڑا زور اور رعب ہے۔ پنجاب میں سکھوں اور سکھ مذہب کے تین پرانے اور مضبوط قلعے ہیں (۱) امرتسر (۲) مکتسر (ضلع فیروزپور) اور (۳) آنندپور (ضلع ہوشیارپور) مگر آنندپور میں سکھوں اور سکھ مذہب کا بہت ہی زور اور اثر ہے۔ یہاں پر سکھوں کے گورو گوبند سنگھ صاحب بہت مدت سکونت کر گئے۔ یہاں پر انہوں نے کہتے ہیں کہ نینا دیوی کو ایک مدت کی عبادت اور بدنی ریاضت کے بعد اپنی مرادیں پوری کرنے پر آمادہ کیا (کیا یہ بت پرستی نہیں) نینا دیوی کا مندر یہاں سے سات کوس کے فاصلہ پر ہے۔ ہم یہاں اپنے مکان پر بیٹھے دیکھ رہے ہیں کہ یہ مندر ایک بہت بلند پہاڑی کی عین چوٹی پر واقع ہے۔ معلوم نہیں کہ اس دیوی نے گورو گوبند سنگھ صاحب کی کون کونسی مراد کو پورا کیا شاید یہ خیال انکا نہیں تھا مگر بعد کو سکھوں نے اسکو ایجاد کر لیا۔

آنندپور میں گوبند سنگھ صاحب نے ۵ اشخاص کو پہل دیکر جو عیسائی بپتسما کی نقل ہے سکھ بنایا اور سکھی کو اجرا دیا۔

مذکورہ بالا تین مشہور جگہوں میں تین مشہور سالیانہ میلے لگتے ہیں اور ہر سال ان جگہوں میں پچاس ہزار کے قریب مرد و زن جمع ہوتے ہیں۔ امرتسر میں دیوالی کا میلہ۔ مکتسر میں لوہڑی کا میلہ اور آنندپور میں ہولی کا میلہ۔

لوگ آجکل آنندپور میں جمع ہیں اور جمع ہو رہے ہیں یہ انکے تیرتھ اور جاترا کی جگہ ہے۔ اپنے خیال میں وہ اس میلے میں حاضر ہونے اور گوبند سنگھ صاحب کی جگہ کا درشن کرنے کو بڑا ثواب تصور کرتے ہیں۔ یہ انکی ایک عید ہے اور اس عید کو ماننا ان پر فرض اور اس فرض کی ادائیگی ثواب متصور ہے مگر ساتھ اسکے یہ بات بھی مشہور ہے کہ ان میلوں میں نجاست درجہ کی شرارت ہوتی ہے۔ لوگ شراب پیتے متوالے ہو جاتے نہائت گندی اور فحش گالیاں بکتے اور شیطان کی تحریک سے سخت گندی باتیں ایجاد کر کے گیت بنا بنا کر گاتے اور ان عورات کی جو بیشرم ہو کر ان میلوں میں جاتی ہیں بے عزتی کرتے ہیں۔ گندی زبان گندے کام گندے دل سے جہانتک ممکن ہے ان جگہوں میں ان میلوں کے موقعہ پر خوب ہی اظہار پاتے ہیں ہندو مسلمان سکھ وغیرہ وغیرہ سب ان میلوں میں جاتے اور ہر قسم کی شرارت میں شامل ہوتے ہیں۔ کوئی روکتا نہیں کوئی اصلاح کا مددگار نہیں۔ البتہ سرکاری انتظام کے رو سے کچھ اصلاح کی امید کیجاتی ہے اور اس انتظام سے میلے والے ناراض معلوم ہوتے ہیں۔

اس میلے میں عیسائی مشنری بھی موجود ہیں جو شمار میں قریب ۱۵ اشخاص کے ہیں اور وہ اپنا اصلاح اور بشارت کا کام بڑے زور سے کر رہے ہیں مگر یسعیاہ نبی کی بات خوب ہی صادق ٹھہرتی ہے کہ "ہماری خبر پر کون اعتقاد لایا اور خداوند کا ہاتھ کس پر ظاہر ہوا"۔

جس مذہب میں اور جس شخص میں خدا کی پاکیزگی اور عدالت کی تمیز نہیں اور نتیجۃً جو مذہب اور جو شخص گناہ اور بدی سے نفرت نہیں کرتا وہ مذہب اور وہ شخص خدا سے دور اور خدا کے غضب اور قہر کے تحت میں ہے خواہ وہ مذہب اور وہ شخص کوئی کیوں نہ ہو اور کیسی ہی نیکی اور پن دان اور تیرتھ اور جاترا اور عیدوں کے ماننے اور بجا لانے کا گھمنڈ اور فخر کیوں نہ کرے۔

یہ بات قابل غور ہے کہ قدیم زمانہ سے ہر ملک اور ہر قوم میں عید کے ساتھ بیدینی کی آمیزش رہی ہے اور یہ آمیزش شیطان کی طرف سے ہے جو انسان کا پرانا اور جانی دشمن ہے اور اسکی عبادت اور بندگی میں خلل ڈالتا ہے اور اس کے ہر اچھے کام کو بگاڑتا ہے۔

خدا روح ہے اور وہ پسند کرتا ہے کہ اسکے پرستار روح اور راستی سے اسکی پرستش کریں مگر سچے عیسائیوں کے سوا کون اس پاک تما کی پرستش کرتا ہے۔ عیسائی لوگ خداوند مسیح کی روح حاصل کر کے روح اور راستی سے خدا کی عبادت کرتے ہیں (۱) روح سے پرستش کرتے اور (۲) راستی سے زندگی بسر کرتے ہیں اگر عبادت اور زندگی کے روزمرہ کاروبار اور چال چلن میں اختلاف ہو یعنے عید میں بیدینی کی آمیزش ہو تو سب خراب ہو جاتا ہے اور اس عبادت اور عید کو خدا ہرگز ہرگز منظور نہیں کرتا۔ افسوس ہر ملک اور ہر قوم میں عید میں بیدینی کی آمیزش پائی گئی اور اب بھی پائی جاتی ہے۔

یہودیوں میں عیدوں کا ماننا قربانیوں کا چڑھانا اور مذہب کے تمام دستوروں اور رسومات کا ادا کرنا نہائت سرگرمی کے ساتھ مروج تھا اور وہ لوگ روزمرہ اور ہفتہ وار اور ماہوار اور سالانہ اپنے فرائض کے بجا لانے میں نہائت سرگرم تھے اور یقین کرتے تھے کہ ایسا کرنے سے وہ خدا کی رضامندی اور خوشنودی حاصل کرتے ہیں مگر چونکہ ان کے

چال چلن اور زندگی میں بدی اور گناہ اور بے رحمی اور بے انصافی نمایاں اور عیاں تھی دیکھو خدا یسعیاہ نبی کے وسیلہ اُنسے خطاب کر کے اپنی ناراضی اور نفرت کس طرح ظاہر کرتا ہے "اے سدوم کے حاکمو خداوند کا کلام سنو اے عمورہ کے لوگو ہمارے خدا کی شریعت پر کان دھرو۔ خداوند کہتا ہے تمہارے ذبیحوں کی کثرت مجھے کیا درکار ہے میں مینڈھوں کے چڑھاووں سے اور فربہ بچھڑوں کی چربی سے سیر ہوں اور بیلوں اور بکروں اور بھیڑوں کا لہو نہیں چاہتا ہوں۔ جب تم میرے حضور آ کے اپنے تئیں دکھلاتے ہو تو کون تم سے یہہ چاہتا ہے کہ میری بارگاہوں کو روندو۔ آگے کو جھوٹے ہدیے مت لاؤ لبان سے مجھے نفرت ہے نئے چاند اور سبت اور عیدی جماعت سے بھی کہ میں عید اور بدینی دونوں کی برداشت نہیں کر سکتا ہوں۔ میرا جی تمہارے نئے چاندوں اور تمہاری عیدوں سے بیزار ہے وے میرے لئے تکلیف ہیں میں اُنکے بوجھ سے تھک گیا۔ جب تم اپنے ہاتھ پھیلاؤ گے تو میں چشم پوشی کرونگا ہاں جب تم دعا پر دعا مانگو گے تو میں نہ سنونگا تمہارے ہاتھ تو خون آلودہ ہیں" (یسعیاہ باب ١ اور آیات ١٠ سے ١٥ تک)

پھر دیکھو خداوند یسوع اُن سے جو فقط اُسکے کلام کو سنتے اور اُسپر عمل نہیں کرتے اور ظاہری رسوم پرست ہیں کیا فرماتا ہے "نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہت میں داخل ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے" (متی ٧ باب ٢١ آیت)

پھر دیکھو روح یعقوب رسول کی معرفت کیا فرماتا ہے "لیکن تم کلام پر عمل کرنے والے ہو نہ اپنے تئیں فریب دیکر صرف سننے والے رہو۔ کیونکہ جو شخص صرف کلام کو سنا کرتا اور اُسپر عمل نہیں کرتا وہ اُس آدمی کی مانند ہے جو اپنا منہہ آئینہ میں دیکھتا اسلئے کہ اُس نے اپنے تئیں دیکھا اور چلا گیا اور فوراً بھول گیا کہ میں کیسا تھا۔ پر جو آزادگی کی کامل شریعت پر نگاہ باندھ کے اُسکے غور میں رہتا ہے وہ سنکر بھولنے والا نہیں بلکہ عمل کرنے والا ہوکے اپنے عمل میں مبارک ہوگا۔ اگر کوئی تمہارے بیچ آپکو دیندار ظاہر کرے اور اپنی زبان کو لگام نہ دے بلکہ اپنے دل کو فریب دیوے تو اُسکی دینداری باطل ہے۔ وہ دینداری جو خدا اور باپ کے آگے پاک اور بے عیب ہے سو یہہ ہی ہے کہ یتیموں اور بیواؤں کی مصیبت کے وقت اُنکی خبرگیری کرنی اور آپکو دنیا سے بیداغ بچا رکھنا" (یعقوب باب ١ اور آیات ٢٢ سے آخر تک)

ای کاش کہ یہودی اور عیسائی۔ ہندو اور مسلمان اور سکھ لوگ وغیرہ وغیرہ اس صادق بات کو دل سے سمجھ لیں اور قبول و منظور کریں کہ سچا دھرم اور پاک مذہب اور خدا کا مقبول رستہ وہی ہے جسمیں خدا کی قدوسی کو مد نظر رکھکر انسان خدا کی روح کے وسیلہ زندگی بسر کرتا ہے "کیونکہ اگر تم جسم کے طور پر زندگی کرو تو مروگے پر اگر روح سے جسم کی بُری عادتوں کو مارو تو جیوگے" (رومیونکو ٨ باب ١٣ آیت)

خداوند خدا فرماتا ہے کہ "میں عید اور بدینی دونوں کی برداشت نہیں کر سکتا ہوں"

مراسلات

سٹوڈنٹ کانفرنس لاہور

ڈاکٹر وائٹ صاحب نے مرقس کے گیارھویں باب کی ١٩ سے ٢٦ آیات تک پڑھنے اور دعا مانگنے کے بعد دعا کے مضمون پر نہایت ہی مؤثر اور نصیحت سے بھرا ہوا وعظ کیا۔ اول اُنہوں نے انجیل میں سے ذیل کی آیتوں کو پڑھکر سنایا کہ جو دعا کے مضمون سے تعلق رکھتے ہیں۔ مرقس ١١/٢٢-٢٦ مقابلہ کرو متی ٢١/٢٢ و متی ١٨/١٩و٢٠ مقابلہ کرو رومی ٨/٢٦و٢٧ ، یوحنا ١٥/٧و١٦ ، ١ یوحنا ٣/٢١و٢٢ یعقوب ٥/١٤و١٦ یوحنا ١٥/١٦ و ١٦/٢٣و٢٤ متی ١٤/١٣و١٤ لوقا ١١/١٣ و ١٣/١٥ افس ٦/١٨ یعقوب ١/٥ و ٤/٢و٣ و ٥/١٣-١٨۔ ان آیتوں کے سنانے کے بعد ڈاکٹر صاحب نے یعقوب ٥/١٦ کے اِس حصے پر کہ "راستباز کی منت جب استعمال کی جاتی ہے بڑی تاثیر رکھتی ہے" درس دیا۔ اپنے درس میں اُنہوں نے اول۔ اثر کرنیوالی دعا کا بیان کیا۔ اور بعض غلط خیالونکا ذکر کیا مثلاً (الف) دعا ایک سبب ہے جیسا کہ ہیرودیس کا اپنی لڑکی کے ناچنے اور اپنے وعدے کے سبب سے یوحنا کا سر کاٹنے کی اجازت دی بادشاہ نے استر کے ملکہ ہونیکے باعث یہودیوں کو رہا کر دیا (ب) اخلاقی اثر۔ جسکا مطلب یہہ ہے کہ روح کا خدا کے نزدیک لانا۔ دعا روح کا خدا کی حضوری میں حرکت کرنا ہے۔ دعا دینے والے کے آگے بچے کے چلانے کی طرح ہے (ج) دعا برکتوں کے حاصل کرنیکا ایک درمیانی وسیلہ ہے اُنکے لئے وہ متی ٦/٨ پیش کرتے ہیں کہ "تمہارا باپ تمہارے مانگنے سے پہلے جانتا ہے کہ تمہیں کن کن چیزوں کی ضرورت ہے" ان سب کے بعد بتلایا کہ خدا نے ہم میں دعا کی طبیعت ڈالدی ہے خدا کی بعض بخششیں ہیں کہ بغیر دعا ہم کو حاصل نہیں ہوتیں۔ اِس کے ثبوت کے لئے بھی اُنہوں نے ایک نقشہ بنا کر سمجھایا کہ کس طرح سے خدا انسان کے اندر دعا کی روح ڈالتا ہے اور اسی طرح سے ہماری دعا خدا کی طرف پہنچتی اور جواب کی صورت میں انسان کے دل میں آکر پھر شکرگذاری کی صورت میں خدا تک پہنچتی ہے اور اسیطرح سے یہہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔

دوئم۔ اُنہوں نے بتلایا کہ مؤثر دعا کس قسم کی دعا ہوتی ہے مثلاً ضروری ہے کہ دعا میں یہہ باتیں پائی جاویں (١) دعا مانگنے والے کو اپنی ضرورت کا خیال ہو (٢) سرگرمی سے پیش کیجاوے (٣) خدا کی مرضی کے مطابق ہو (٤) ایمان سے ہو۔ انجیر کا درخت ایمان سے خشک کیا جا سکتا ہے۔ اِس کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ ایمان کس طرح سے حاصل ہو سکتا ہے خدا سے مانگنے سے اور بائبل کے مطالعہ سے (٥) مسیح کے نام سے

(۶) خدا کے جلال کے واسطے - اس زمین پر مسیح کی زندگی کا مقصد یہہ تھا کہ خدا کا جلال ظاہر ہووے ؀

سو ہم کس کی دعا موثر ہوتی ہے (۱) وہ جو گناہوں کا اقرار کرتا ہے (۲) وہ جو مسیح کو اپنی راستبازی بنا لیتا ہے (۳) وہ جو صرف یہہ یقین کرتا ہے کہ وہ راستباز ٹھہرایا گیا ہے بلکہ یسوع مسیح کو اپنے میں لے لیتا ہے - اور وہ جو خدا کی راستبازی کو ہمیشہ حاصل کرتا رہتا ہے اور ہر وقت حاضر ناظر نجات دہندے کو اپنے دہنے سمجھتا ہے ؀

ڈاکٹر صاحب نے اس مضمون کے متعلق یوحنا کے ۱۷ باب کی بھی تشریح کی کہ ۱ سے ۵ آئت تک مسیح اپنے لئے دعا مانگتا ہے ۹ سے ۱۹ آئت تک شاگردوں کے لئے اور اسکے بعد انکے لئے جو کلام کے وسیلے سے ایمان لاوینگے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی مرضی یہہ ہے کہ اوروں کے لئے دعا مانگنے سے پہلے ضروری ہے کہ ہم خود دعا کے وسیلے سے خدا کے حضور میں مقبول ہوویں - مسیحی مذہب مسیح کی زندگی کی ظاہری نقل نہیں ہے بلکہ یہہ ہے کہ روح القدس کے وسیلے سے مسیح ہم میں بسے ؀

مسٹر ایڈی نے اوروں کو مسیح کے پاس لانیکی ضرورت کا بیان کر کے فرمایا کہ خدا نے یہہ کام جوانوں کے لئے رکھا ہے اور مناسب ہے کہ وہ اس کام کو لینے سے پہلے خود روح القدس سے معمور ہو جاویں کیونکہ وہ خداوند کے گواہ نہیں ہو سکتے اگر انہوں نے خود گناہ پر فتح حاصل نہیں کی ہے - دنیا مسیح کو نہیں دیکھتی بلکہ وہ مسیح کو ہم میں دیکھتی ہے - انہوں نے مسٹر موڈی کا ایک قول بھی سنایا کہ جو انہوں نے ایک آدمی کو دوسرے سے کہتے ہوئے سنا تھا کہ خدا اس شخص کی زندگی سے کہ جس نے پورے طور سے اپنی زندگی خدا کو سونپ دی ہے کیا کچھ نہیں کرا سکتا - انہوں نے یہہ بھی کہا کہ خدا ہمکو انسان کی زندگی کا پاک تر نہیں دیتا - اس کے ساتھ انہوں نے ایک شخص کا حال سنایا کہ جس نے سمندر کی ایک ایسی جگہہ میں کہ جہاں جہازوں کے ٹوٹنے اور لوگوں کے ڈوب جانے کا بڑا خطرہ تھا - تیرنے کی روز روز مشق کر کے کامل مہارت پیدا کر لی تھی - ایک دفعہ ایک کشتی وہاں ٹکرا کر ٹوٹ گئی اور اس شخص نے بڑی جانفشانی اور کوشش سے اپنی جان کو خطرے میں ڈالکر ۱۰ آدمیوں کی جان کو بچا لیا ؀

مسٹر انڈرسن نے بھی مختلف زمانوں اور لوگوں کی حالتوں کا ذکر کر کے ثابت کیا کہ کیا جان سے بڑھکر کوئی چیز قیمتی ہو سکتی ہے ہرگز نہیں - پس کیونکر ہم اپنی جان دیکر بھی روحوں کو بچانے کا باعث نہ بنیں -

اس کے بعد اردو میں جلسہ ہوا - پادری پریم داس نے بتلایا کہ ہم کو ضرورت ہے کہ مسیح ہر وقت ہمارے ساتھ اور ہم میں رہے - اس نے بہت جگہہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ اور ہم میں رہنا چاہتا ہے - پس ایمان اور دعا کے وسیلے سے ہم اسکو اپنے اندر رکھیں تو ہماری زندگی غالب اور مفید زندگی ہوگی -

مسٹر فضل الدین نے روح القدس سے بھر جانیکی ضرورت پر وعظ کیا اور آخر میں ڈاکٹر لوکس صاحب نے مکاشفات ۳/۲۰ پر درس دیا کہ مسیح چاہتا ہے کہ تمہارے دل کے اندر آ کر رہے تمہارا کیا حال ہے؟ کیا تم نے اپنے دل کا دروازہ اسکے لئے کھول دیا ہے یا نہیں؟

مسٹر ایڈی نے پورے طور سے خدا کے حوالہ کرنیکا ذکر کر کے فرمایا کہ ہم (۱) اپنے پوشیدہ گناہوں کو ترک کریں (۲) خودی سے رہائی حاصل کریں (۳) دل کے وہ کونے جو ابھی تک خدا کے حوالہ نہیں کئے گئے خدا کے لئے کھول دیں ؀

جب لوگ دعا میں مشغول تھے تو مسٹر ایڈی نے مسیحی زندگی کی نسبت چند باتیں بیان کیں مثلاً سچائی تم کو آزاد کریگی - شیطان کی آزمائشیں میں ہمیشہ کم و بیش جھوٹھ ہوتا ہے - آدم شیطان کی بات کو مان کر خدا پر شک لایا - ہر ایک شخص گناہ اور شیطان کا غلام ہے - آدم اور مسیح کی آزمائشیں پہلے جسم سے متعلق تھیں مگر مسیح سچائی کو جانتا تھا اور سچائی نے اسکو آزاد کیا - صلیب پر شیطان کی طاقت بالکل توڑی گئی تھی شیطان کا تمہارے پر جو مسیح میں ہو کچھ اختیار نہیں ہے - پھر انہوں نے بتلایا کہ ہم کس طرح سے ایسی زندگی میں داخل ہو سکتے ہیں ؀

اپنے تئیں پورے طور سے خدا کے حوالہ کر کے خدا پر بھروسہ کرنے اور اسکی فرمانبرداری کرنے سے ؀

پھر کہ اسمیں ہم کس طرح قائم رہ سکتے ہیں ؀

(۱) ہر صبح کو دعا کے وسیلے سے خدا کے ساتھ میل کریں یہہ اقرار کر کے کہ ہم میں کسیطرح کی طاقت نہیں ؀

(۲) اسکے کلام کا پڑھنا ضروری ہے جب تک کہ ہمکو اس [illegible] زندگی کے لئے کافی خوراک حاصل نہ ہو جاوے ؀

(۳) پورا یقین کریں کہ وہ ہم کو گرنے سے بچانیکو وفادار [illegible]

ڈاکٹر وائٹ صاحب نے فرمایا کہ مسیح اس کمرے میں ہمارے [illegible] کر سکتا ہے - اور اپنے ہی انگلستان میں ہماری پاکیزگی کا کام کر رہا ہے ؀

ڈاکٹر لوکس صاحب نے فرمایا کہ جہاں لڑائی نہیں ہے وہاں فتح [illegible] نہیں ہو سکتی ہماری لڑائی خون اور جسم کے ساتھ نہیں بلکہ حکومتوں [illegible] اور تاریکی کے اقتدار والوں کے ساتھ ہے - مگر ایک وقت روشنی [illegible] کو بھی جنگ کرنیکی ضرورت پڑی تاکہ وہ دشمنوں کی زیادتی [illegible] نہ جاوے ہم جانتے ہیں کہ ہمارا [illegible] ہمکو نہ صرف [illegible] بلکہ روح القدس سے رہبری بھی کرتا ہے لیکن تو بھی ہمارا [illegible] کہ ہم جاگتے رہیں اور روح کے ہتھیار پہنیں - فتح مند [illegible] خواہ کیسا ہی مارا کوٹا یا ستایا جاوے مگر کبھی نہ کہے کہ میں شکست [illegible] انہوں نے افسیوں کے چھٹے باب کے ان ہتھیاروں کا ذکر [illegible] کہ جنکو پہن کر ہم فتح پا سکتے ہیں - کہ خدا ہمکو فتح دینے کے قابل اور [illegible] کیلئے وفادار بھی ہے ؀

مسٹر ایڈی نے مارننگ واچ یعنی ہر روز صبح بائبل کے [illegible] اور دعا مانگنے کی نسبت فرمایا کہ نہایت ہی ضروری ہے کہ ہم ہر روز [illegible] گھنٹہ مارننگ واچ میں صرف کیا جاوے انہوں نے بائبل کے [illegible] کرنے کی نسبت چند باتیں فرمائیں جنکا مختصر بیان یہہ ہے ؀

(۱) مناسب ہے کہ ہم بائبل کو اسلئے مطالعہ کریں کہ [illegible] جانیں کیونکہ اگر ہم مسیح میں قایم ہیں تو سچائی کو جانیں گے - ہماری [illegible] کی طاقت کا اندازہ اس خوراک سے ہوتا ہے کہ جو ہم خدا کے کلام سے حاصل کرتے ہیں ہماری کامیابی کا بھید یہہ ہے کہ ہم خدا کے کلام کے مطالعہ میں یہانتک خوشی حاصل کریں کہ درخت کی طرح [illegible] میں بڑھتے جاویں جو اپنے وقت کو بائبل کے پڑھنے سے [illegible] کھوتا ہے ؀



(۴) کہ بائبل کو دعا کے ساتھ اور دعا کی روح میں پڑھنا چاہئے اور یہہ کہ ہم اپنی عمر کیہ کو جان بھی جائیں غرضیکہ ایک ہاتھ میں بائبل اور دوسرے میں روح القدس کو لیکر بائبل کو پڑھنا چاہئے +

چوپان کی محبت

خداوند میرا چوپان ہے مجھکو کچھہ کمی نہیں۔ وہ مجھے ہری چراگاہ میں بٹھلاتا ہے۔ وہ راحت کے چشموں کی طرف میری رہنمائی کرتا ہے۔ وہ میری جان پھیر لاتا ہے اور اپنے نام کے لئے مجھے صداقت کی راہوں میں لئے پھرتا ہے۔ اگرچہ میں موت کے سایہ کی وادی میں پھروں مجھے کچھہ خوف و خطر نہیں۔ کہ تو میرے ساتھہ ہے تیری چھڑی اور تیری لاٹھی سے میرے دلکو تسلی ہے۔ تو میرے دشمنوں کے حضور میرے آگے دسترخوان بچھاتا ہے۔ تو میرے سر پر تیل ملتا میرا پیالہ لبریز ہو کر چھلکتا ہے۔ لا کلام مہربانی اور رحمت عمر بھر میرے ساتھہ ہوگی اور میں ہمیشہ خداوند کے گھر میں رہونگا ٭ (زبور ۲۳)

خداوند میرا چوپان ہے۔ مجھے کچھہ کمی نہیں۔ وہ خداوند ہے اسلئے وہ دولتمند اور طاقت ور ہے۔ اور جن چیزوں کی مجھے ضرورت ہے وہ دینے کی طاقت رکھتا ہے۔ چونکہ اسکی محبت چوپان کی ہے اسلئے وہ نرم دل اور مہربان ہے۔ اور میری بھلائی چاہنے والا ہے۔ اسوجہ سے مجھے یقین ہے کہ میری ساری حاجتیں رفع ہونگی میں خوشی سے اپنے تئیں اسکی حفاظت میں سونپتا ہوں۔ اور یقین کے ساتھہ صبر کرکے اسکی محفوظ محبت اور خبر گیری کی پناہ میں رہتا ہوں +

اس چوپان پر بھروسہ کرکے میں جانتا ہوں کہ میری اچھی طرح سے حفاظت اور پرورش ہوگی۔ وہ مجھے سب سے زیادہ ستھری اور خوشنما اور محفوظ چراگاہوں میں بٹھائیگا۔ یا مجھے غذا بھی دیگی جو آرام دہ ہے اور آرام بھی جو تر و تازہ کرتا ہے اچھی طرح سے حفاظت اور رہنمائی کرکے وہ مجھے ویران صحرا اور گھنے جنگل بیابانوں میں نہیں لیجائیگا بلکہ ایسی جگہہ جہاں بہت خوبصورت اور زرخیز کھیت ہیں۔ اور علاوہ ان چیزوں کے جہاں راحت کے چشمے اور آبشاریاں ہیں۔ جو آنکھہ کے لئے خوشنما نظارہ ہیں۔ یہاں مجھے پیاس بجھانے کیلئے اور زندگی کو اچھی حالت میں رکھنے کیلئے بہت پاک صاف پانی بھی ملتا ہے۔ بلاشک اگرچہ میں کسی سبب سے کمزور اور بیمار ہو جاؤں تو بھی وہ اپنی محبت کی خبرگیری سے میرے میں جان ڈالتا ہے۔ اور دوبارہ چنگا کرتا ہے۔ اگرچہ میں گناہ کی پگ ڈنڈیوں اور ممنوع جنگلوں میں گمراہ ہو جاؤں تو بھی وہ مجھے اپنے نام کی خاطر صداقت کے راستوں پر واپس لاتا ہے۔ جب میں کمزور ہوں میرے میں تازہ جان ڈالتا ہے۔ بیمار ہوں تو چنگا کرتا ہے گمراہ ہو جاؤں صداقت کی راہ پر واپس لاتا ہے۔ آہ افسوس کتنی بار اور کیسی بیوقوفی سے میں گمراہ ہو جاتا ہوں۔ اور خداوند ا میں معلوم کرتا ہوں کہ میں گمراہ ہونے کی طرف رغبت رکھتا ہوں اور خدا کو چھوڑنے کی طرف میری رغبت ہے اور اسی کو میں پیار کرتا ہوں +

لیکن میرا یہہ چوپان اور رہبر مجھے کبھی ترک نہیں کرتا بلکہ سرد پہاڑوں کے بیچ میں سے سرکش کو ڈھونڈتا ہے اور مجھے پھر اپنی محفوظ حفاظت میں لاتا ہے۔ ایسی کا نام میرے اوپر ہے اور وہ میری محبت اور اپنے نام کے جلال کو قایم رکھنے کی خواہش سے مجھے پھر سیدھے راستہ پر لیجاتا ہے۔ اور اپنے ساتھہ رکھتا ہے۔ وہ میرے میں جان پھر لاتا ہے اور اپنے نام کی خاطر سے مجھے صداقت کے رستوں میں لیجاتا ہے +

لیکن یہہ چوپان چونکہ زندگی میں میرے ساتھہ رہا ہے۔ وہ مجھے موت میں بھی ترک نہیں کریگا۔ یہہ میں اسطرح کہتا ہوں کہ میرے پاس پہلی بہت سی برکتوں کی دلیل ہے۔ وہ میرے ساتھہ اب تک رہا ہے۔ اسلئے بھروسہ کرتا ہوں کہ موت میں بھی میرے ساتھہ ہوگا۔ بیشک موت کے وقت وہ میرے ساتھہ ہوگا۔ یہہ بات درست ہے کہ اگرچہ میں موت کے سایہ کی وادی میں پھروں مجھے کچھہ خوف و خطر نہیں۔ موت میں خطرہ ہونا بیشک بڑا بھاری عطیہ ہے۔ اور تو بھی یہہ عطیہ میرا ہے +

کلام بتلاتا ہے کہ یہہ موت کا سفر ایک وادی کا سفر ہے میں بہت ہی خوش ہوں کہ یہہ اس طرح ہے۔ وادیاں محفوظ جگہہ ہیں۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر طوفان آتے ہیں۔ جس راستے میں جاؤنگا وہ کسی بن میں سے نہیں جاتا یا کسی ناہموار اور طوفان والے پہاڑ پر سے نہیں ہے بلکہ وہ رستہ وادی کے محفوظ و پھلدار دور امن و امان کے حصے میں سے جاتا ہے ٭

لیکن خوشی کا خیال یہہ ہے کہ یہہ وادی موت کی وادی نہیں ہے جیسا کہ میں نے خیال کیا تھا۔ یہہ موت کے سایہ کی وادی ہے۔ اس واسطے سوائے سایہ کے کوئی اور چیز نہیں ہے۔ یا صرف موت کا ظہور ہے حقیقت میں موت نہیں ہے۔ سایہ سے کچھہ خوف نہیں۔ تلوار کا سایہ کبھی کسی کو قتل نہیں کر سکتا۔ سانپ کا سایہ کسی کو کاٹ نہیں سکتا۔ بلاشک اگر میں سایہ میں سے گذروں تو خوف کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ الغرض موت حقیقی موت معلوم نہیں دیتی یہہ صرف ظہور ہے۔ اسلئے یہہ بالکل ٹھیک ہے کہ موت نہیں ہے۔ وہ جو کہ موت معلوم دیتی ہے صرف تبدیلی ہے۔ اور یہہ فانی زندگی اس خوشی کی زندگی کا صرف گرد و نواح ہے جس کے بڑے بڑے عالیشان دروازوں کو ہم موت کہتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ سورج چھپ جاتا ہے لیکن در اصل یہہ نہیں چھپتا۔ صرف یہہ چھپتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ہم اس وجہ اسکو چھپتا ہوا کہتے ہیں۔ کہ اس کی شام کی حالت بدلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اصل میں صرف اسکا ظہور چھپنے کا ہوتا ہے۔ اور دوسری صبح کو ہمیشہ کی طرح پھر ہم اسکو چمکتا ہوا دیکھتے ہیں۔ سو نا موت کی مانند دکھائی دیتا ہے لیکن یہہ موت نہیں۔ اسی طرح نہ خود دشمن حقیقت میں موت ہے۔ یہہ صرف موت کا سایہ یا ظہور ہے۔

اسوجہ سے یہہ بلاشک سچ ہے کہ اگرچہ میں موت کے سایہ کی وادی میں جاؤں مجھے کچھ خوف و خطر نہیں +

میرے خوف و خطر نہ کرنے کی ایک اور خاص وجہ ہے۔ وادی میں سے گذرنا ایک سیر ہے۔ اور جو میں نے خیال کیا تھا وہ نہیں ہے۔ میں نے خیال کیا تھا کہ یہہ ناگوار اڑان پر جلدی کا اور خوف کا پہنچنا ہے۔ یا مجبوری اور نقصان کے سفر پر بیہودہ چلنا ہے۔ لیکن اگر یہہ سیر ہے تو ضرور کوئی ایسی چیز ہے۔ جو دل پسند ہے جسکے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اور وہ چیز امن و امان والی ہے اور ممکن ہے کہ خوشنما بھی ہو۔ اسطرح مجھے موت کا کچھ خیال نہیں میں خیال کرتا تھا کہ یہہ کوئی خوفناک سمن ہے۔ یا ناگہانی اڑان ہے۔ ایسی چیز جو غضب و خوف و خطر سے پر ہے۔ مگر نہیں یہہ خوشنما سیر پرامن و امان ہے۔ جیسا کہ شام کی سیر سورج چھپنے کے خوشنما سایوں میں ہوا کرتی ہے۔

میں حیران ہوں کہ میں نے الفاظ کو اچھی طرح احتیاط کے ساتھ نہیں دیکھا۔ کیونکہ میں اور جو آگے کو دیکھتا ہوں تو یہہ نہیں کہا گیا کہ یہہ وادی میں سیر کرنا ہے۔ اسکا مطلب زیادہ گھبراہٹ ہو سکتا ہے جیسا کہ کوئی شخص اندھیرے میں تھکا ہوا گمراہ پھرے۔ یا وادی کے گھنے جنگل میں یا وادی کی پریشان و پیچیدہ راہوں میں پھنس جاوے۔ مگر نہیں یہہ سیر وادی میں نہیں ہے بلکہ وادی کے درمیان کو ہے۔ آہ تب تو یہہ ضرور سیدھا راستہ ہوگا اور ایک ایسا راستہ جو ضرور کسی جگہہ پہنچتا ہے۔ یہہ کسی خاص منزل تک سیدھا سفر ہوگا مجھے یقین ہے کہ ضرور ہے اور یہہ خوشنما منزل بذات خود بہشت ہی ہے۔ پھر میں کیونکر خوف کروں جبکہ میں نے ایکدفعہ ایمان سے وادی کو بہشت کے ساتھ ملا دیا ہے جہاں کہ یہہ وادی جاتی ہے یہہ گذر ایسی ہے جیسا کہ کوئی پرند کالے بادل میں سے پرواز کرکے نکلتا ہے اور سورج کی گہری روشنی میں پہنچ جاتا ہے۔ یہہ ایسے مسافر کی مانند ہے جو کہ پہاڑوں میں کو گہری سایہ دار راہ میں سفر کر رہا ہے۔ اور پھر وسیع اور لہلہاتے ہوئے سوانہ میں آجاتا ہے۔ جہاں کہ آفتاب جلال کے ساتھ چمک رہا ہے۔ اور ہر ایک سبز پودا اور خوبصورت پھول کھل رہا ہے اور شکر گذاری کر رہا ہے۔ اگر یہہ خوشنما سیر محفوظ وادی میں کو ہے اور خود یہہ وادی بھی بہشت کے لہلہاتے ہوئے میدانوں میں وسعت اور حفاظت کے ساتھ جا پہنچتی ہے تو پھر کیوں مجھے ڈرنا چاہئے +

لیکن ابھی بہتر بات ہے۔ کہ مجھے اس امن و امان کی وادی میں سے اکیلا ہی نہیں جانا ہے کیونکہ تو میرے ساتھ ہے اور میرا چوپان میرے ساتھ ہے جس نے ساری زندگی بھر میری خبرگیری کی۔ وہ ابتک میرے ساتھ ہے یعنے میرے پاس ہے۔ وہ میرا دوست خبرگیران اور رہبر ہے مجھے ہرگز خوف نہیں کیونکہ تو میرے ساتھ ہے۔ نہیں نہیں مجھے کچھ خوف نہیں کیونکہ تو میرے ساتھ ہے۔ تو اپنی چھڑی سے راستہ بتاتا ہے اپنی لاٹھی سے تو مجھے سہارا دیتا ہے۔ پھر کیونکر میں حفاظت کے راستہ سے ہٹ سکتا ہوں۔ میرے پاس دل لبند اور نیک دوست ہے۔ کیونکہ ہر ایک میں میرا پیارا خداوند جس نے میری ساری زندگی بھر میری جان کی چوپانی کی ہے میرے ساتھ چلتا ہے اور اب آخرش مجھے بہشت میں لاتا ہے جہاں میں ہمیشہ محفوظ اور خوش رہونگا۔ جسقدر دراز میری زندگی ہے اسی قدر زیادہ اسکی مہربانیاں ہیں۔ اور ایسی فیاضانہ کہ میرے دشمن بھی ایسی رحمت کو مشاہدہ کرتے ہیں۔ کسی ضیافت کے موقعہ پر معزز مہمان کی طرح میرے دل پر قیمتی اور خوشبودار تیل ملا گیا ہے۔ بیشک یہہ تیل رحمت اور خوشی کا تیل ہے جو روح القدس سے آیا ہے بیشک اس قدر وافر ہیں کہ میرے پیالہ میں نہیں آ سکتیں۔ اور نہ کوئی چیز کم کی گئی ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ پیالے کی یہہ حالت کسطرح ہوئی۔ چھوٹے قطرے جو پہلوؤں کے نیچے ٹپکتے ہیں بذات خود بڑے ہیں لیکن لوگ کہتے ہیں کہ برتن بھر گیا۔ وہ اس بوچھاڑ کی زیادتی کو اس طرح بہت اچھے طور سے ظاہر کر سکتے ہیں کہ پیالہ کے کنارے سے اچھل رہیں۔ اور زیادہ خوشی کے نشان میں لبالب کرکے گرا دیں۔ میرا پیالہ لبالب ہوکر اچھلتا ہے جس قدر مجھہ میں سما سکتا ہے اگرچہ خداوند نے اس سے زیادہ دیا ہے۔ لیکن پھر بھی وہ میرے لئے اس سے بہتر جمع کیا ہوا رکھتا ہے۔ میری جانکی قابلیت کو بڑھا کر وہ مجھے اپنی حضوری میں بلاتا ہے۔ یہانتک کہ سفر کے انجام تک اُس کے دو فرشتے یعنے مہربانی اور رحمت میری زندگی کے دنوں میں میرے ساتھ رہے ہیں۔ اب میں ہمیشہ خداوند کے گھر میں رہونگا۔ میں اپنے باپ کے گھر میں اپنے باپ کے وطن میں یا اپنے باپ کے گرانقدر دل اور حضوری میں رہونگا۔ اور ہمیشہ کے رہنے میں [illegible] ہے۔ میری ایسی حالت ہے جیسا کہ جب کبھی کسی بڑے بادشاہ کا لڑکا دوسرے دیس سے اپنے باپ کی سلطنت میں آتا ہے اور دار السلطنت تک سفر کرکے ہر ایک قدم پر بادشاہی تخت سے قاصدوں اور تیوہار کی شان و شوکت کے ساتھ سلام کی جاتی ہے۔ یہانتک کہ وہ اپنے وطنی محل میں داخل ہوتا ہے جہاں وہ سفر کے دھبہ دار لباس اُتار دیتا ہے اور اپنے باپ کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھتا ہے۔

جاترا ختم ہوتی ہے۔ یقین ہے چونکہ زندگی میں مہربانی اور رحمت میرے ساتھ رہے۔ اب میں ہمیشہ کے لئے خدا کے گھر میں رہونگا۔ آخرش جو کچھ کہ خوشی کا سفر تھا۔ اسکا انجام بہت اچھا ہے۔ کیونکہ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ سارے راستہ میں بہشت ہی بہشت ہے +

ترجمہ وعظ پادری جی۔ بی۔ ایف۔ ہےلاک۔ ڈی۔ ڈی۔

قدیم اہل ہنود اور قدیم اہل ایران کی ہموطنی

قدیم برہمن اور ایرانی ایشیا میں قوم آریہ کی شوکت تھے۔ دونوں قومیں اس قدیم زمانہ میں [illegible]



علوم فلسفیہ تھے۔ وے اہل علم بھی تھے۔ لیکن دونوں قوموں میں کوئی علم تواریخ سے بہرہ ور نہیں تھے ایک قوم تو سوائے نظم کے دوسرے مضمون کو لکھنا حقیر سمجھتی تھی۔ اور دوسری قوم سوائے حل طلب مضمون کے اور کچھ نہیں لکھتی تھی۔ سو ہمکو ان قوموں کی قدیم تواریخ نظم اور قدیم خطبوں سے دریافت کرنی پڑیگی+

معلوم ہوتا ہی کہ پہلے یہہ دونوں قومیں اکٹھا رہتی تھیں لیکن بعد ازاں کسی خاص سبب سے جُدا ہو گئیں۔ ویدمیں دشمنوں کو بھراترویا (Bhratrivya) کا لقب دیا گیا جسکے معنے میں آدھا بھائی یعنے سوتیلا بھائی جسطرح پیترویا (Pitrivya) یعنے آدھا باپ یعنے چچا۔ سو اس بھراترویا لقب سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ وے جنکو اپنا دشمن سمجھتے تھے حقیقت میں اُنکے سوتیلے بھائی یا ہموطن تھے۔ اب ہم وید اور ژندوستہ سے اُنکی ہموطنی ثابت کرتے ہیں۔ دونوں قوموں کے معبود ایک ہی تھے۔ مثلاً سورج۔ آگ اور عناصر دونوں قومیں اپنے معبودوں کے سامنے قربانی چڑھاتی تھیں۔ زرتشت کی بدی اور نیکی کے ازلی ہونیکی تعلیم دونوں قوموں میں یکساں پائی جاتی ہی۔

ژندوستہ کا اُدھر شروہ جسکا مخفف اہورہ اور انگرہ مینیس رگ وید ان دونوں کو مانتی ہی۔ رگ وید میں وروناکو نہایت دانا اسورا کہا ہی سو ژند کا اہُرا یعنے ہرمز اور وید کا ورونا ایک ہی دیوتا ہی۔ دیکھو رگ وید ا منڈل ۲۴ سکتہ

ژندوستہ میں شرارت کے سردار کو انگرہ مانیس کہا گیا ہی اور وید میں اس مقام پر برتی کہا گیا (........) یہہ لفظ کے لفظی معنی مار ہست ہی۔ جسکو سایانہ نے اپنی تفسیر میں پاپ دیوتا یعنے گناہ کا دیوتا کہا ہی۔

سوژندوستہ اور رگ وید میں ایک راست دیوتا اور ایک نار ہست دیوتا کا ذکر پایا جاتا ہی پس ثابت ہوا کہ دونوں قومیں ایک ہی جگہہ رہنے والی تھیں۔

قوم ہنود کثرت سے آگ کی پرستش کرتی تھی اور وسط ایشیا کی قوم ایرانی بھی آگ کی پرستش کرتی تھی جس سبب سے محمدیوں نے انہیں گبر یعنے آتش پرست کہا ہی+

رگ وید کہتا ہی کہ اس زمانہ کے رشی اُسی طرح آگ کی پرستش کرتے ہیں جس طرح قدیم زمانہ کے رشی کرتے تھے۔

رگ وید جو پُرانے یعنے قدیم زمانہ کے رشیونکا حوالہ دیتی ہی یہہ کونسے رشی تھے۔ ضرور یہہ رشی اہل ہنود کے آریہ لوگوں میں سے جُدا ہونیسے پہلے ہوں گے۔ دیکھو رگ وید ۱-۱-۲-

ایرانی اور ہنود دونوں آگ کی تعظیم میں رشک رکھتے ہیں دونوں اسکو اپنا اپنا میر مجلس اور ایلچی یا قاصد تصور کرتے ہیں ان میں سے ایک یعنے ایرانی اسکو ہرمز کا بیٹا تصور کرتے ہیں۔ جیسا۔ اے ہرمز کے بیٹے۔ آگ پاکیزگی کے متبرک خداوند ہم تیری ستائش کرتے ہیں۔ ہرمز کا ایلچی تریوسنگھا (آگ کا ایک نام) ہی۔ رگ وید کہتا ہی۔ کہ ہم آگ کو مخصوص کرتے ہیں جو کہ ہمارا میر مجلس اور ایلچی ہی۔ جو کہ ہر ایک سے مخاطب ہی دیکھو رگ وید ۱-۱۲-۱

وہ فقط ہمارا ہی ہی۔ دیکھو رگ وید ۱-۱۴-۱

آگ کو رگ وید میں زمین کی ناف کہا ہی۔ دیکھو ۱-۵۹-۲

ژندوستہ میں آگ کو بادشاہوں کی ناف کہا ہی۔ دونوں قوم سورج کو اپنا ہی معبود بنانیکی کوشش کر رہی ہیں جیسا کہ تیتریا برہمنا میں لکھا ہی دیوتے اور اسور لڑ رہے ہیں اور آدتھ یعنے (سورج) کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ دیوتے جیت گئے دیوتوں نے سورج کو گُنپا لیا۔ تانڈیا برہمنا میں بھی یہی لکھا ہی دونوں قوموں کا اندر کے بارے میں بھی یہی تنازعہ ہو رہا ہی۔ اندر کے بارے میں وید میں اسقدر ذکر ہی کہ مفصل تحریر کی گنجائش اور ضرورت نہیں فقط ایک جگہہ کا حوالہ یہہ ہی کہ وہ صرف ہمارا ہی ہووے + رگ وید ۱-۷-۱۰

ایرانی لوگ بھی اندر کی اسی طرح پرستش کرتے ہیں اور اسکو ویریترگنہ (Vaitraghna) لقب سے ملقب کرتے ہیں اہنود بھی اندر کو اس لقب سے ملقب کرتے ہیں یعنے ویترگنہ (Vritraghna) ہم ژندوستہ سے چند آیات اقتباس کرتے ہیں یعنے شانی

جنگیوں میں کون ہو جو مسلح ہو۔ ہرمز نے جواب دیا کہ ویرے ترگنہ اہورا سے پیدا کیا ہوا+

ویرے ترگنہ کی ہم ستائش کرتے ہیں جو کہ اہورا سے پیدا ہوا+

جو کہ انسان اور موت۔ ابدیت کا خالق ہی۔ خود بخود قایم رہتا ہی۔ اور خود ہی ہٹ جاتا ہی۔

جسکے سامنے زرتشت نے نذر گذرانی۔

اسکو ویرے ترگنہ نے جو کہ اہورا سے پیدا ہوا یہہ دیا یعنے چشمہ حق۔ قوت بازو۔ صحت جسمانی۔ حفظ جسمانی اور قوت باصرہ بچہ کر دسیا وغیرہ۔ دیکھو بلیک صاحب کا ترجمہ۔

راقم .... بی۔ بی۔ رائے

واقعات اور آراء

عیسائی بھیڑیں بھیڑیوں کے درمیان

آج بوقت شام ۱۸ ماہ مارچ ۱۸۹۹ء جب عیسائی بشیر میلہ میں ایک جگہہ منادی کر رہے تھے اتفاقاً ایک سکھ نے ارتقا پر ضربِ چوب لگائیں ایک بھائی کی پیٹھ پر دو ضرب اور ہاتھ پر ایک ضرب اور دوسرے بھائی کے بازو پر ایک ضرب۔ شکر خداوند کا کہ سر پر چوٹ نہیں لگی ورنہ ضرور ایک دو کا خون ہو جاتا کیونکہ اس سکھ کا ڈنڈا بڑا بھاری تھا۔ مجرم گرفتار ہوا بعد مجسٹریٹ کے روبرو جُرم کا اقبال کیا مگر عیسائیوں نے اسکو معاف کیا اور خداوند یسوع کے طریق اور مذہب کو خوب جلال دیا نیکی سے بدی پر غالب ہوئے خدا لوگوں کو توفیق بخشے کہ وہ معلوم کریں کہ دشمنوں کو معاف اور پیار کرنا اسی مذہب کا کام ہی اس معافی کی تاثیر ضرور پھیلیگی+

بٹالہ

لیکھرام آریہ کا قتل ہونا ہندؤں مسلمانوں میں سخت نفاق کی بنا ہو رہا ہی بٹالہ میں کسی خوش اعتقاد ولگی باز ہندو نے گپ اڑا دی کہ چراغ قصائی بکرے گوشت کے

ساتھ کھاتے ہیں گرشت بیچا ہے سب ہندوں نے اتفاق کر لیا ہے کہ کوئی قصائیوں سے گوشت نہ خریدے۔ چنانچہ کوئی نہیں خریدتا اور نفاق بڑھتا جاتا ہے آریہ بھائی سکولوں کی حالت ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئی کئی لڑکے اب دونچے مشن سکول میں آ رہے ہیں۔ موسم وقت کے لحاظ سے زیادہ سرد ہے۔

کشف الحقایق کی نسبت رائے

کشف الحقایق کو نکلتے ہوئے دو سال ہوئے ہیں اسمیں تخمیناً مختلف مضامین پر تین سو مضامین شائع ہو چکے اسکا مقصود غیر اقوام میں مذہب مسیحی کا پھیلانا اور کتابوں پر ریویو اخلاقی مضامین اور تواریخ کے لکھنے کا ہے۔ ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس دو برس کے عرصے میں کشف الحقایق کہاں تک کامیاب ہوا ہے ہمیں اس بات سے بڑی مسرت ہوئی ہے کہ بہت سے غیر مذاہب کے شریف لوگوں نے ایک معقول رقم سے امداد کی۔

اشاعت انجیل کا پہلو اڈیٹر کشف الحقایق لیا کرتا ہے۔ مگر اخلاق اور تواریخی مضامین ایسے مسلمان لکھا کرتے ہیں جو مشہور و برگزیدہ ادیب شاعر اور مصنف اور گرائجویٹ ہیں کشف الحقایق کا مقصود ایسے لوگوں میں انجیل پھیلانا ہے جو علمی لحاظ سے اعلیٰ اور اوسط درجہ کے لوگ ہیں۔ اور ایسے خاندانوں میں کشف الحقایق جاتا ہے جہاں بہت کم مسیحی کتابیں یا مسیحی تحریریں پہنچتی ہونگی۔ کشف الحقایق کو پسند یا ناپسند کرنا ایک امر جدا گانہ ہے مگر عموماً جن لوگوں کیلیے کشف الحقایق جاری ہوا ہے وہ لوگ اُسے پسند کرتے ہیں۔ گو اس کی سالانہ قیمت ۱۲ معہ محصول ہے مگر اس کے تبادلہ میں تخمیناً بائیس اخبارات مذہبی اور پولٹیکل آتے ہیں بعض ایسے ہیں کہ جنکی سالانہ چھ روپیہ قیمت ہے۔ بس اب نامہ نگار کا یہ کہنا کہ اُس کے مضامین پنجاب کے مذاق کے موافق نہیں ہوتے۔

... تاکہ ہماری توجہ کو اپنی طرف کھینچ سکیں یہ کہنا خود اپنے ذاتی اثر کو بتانا ہے کشف الحقایق کے تخمیناً تین سو پرچے خریداروں کے پاس جاتے ہیں اور خدا کے فضل سے روز افزوں ترقی ہے۔

جس مقصود سے کشف الحقایق جاری ہوا ہے گو وہ حسب دلخواہ کامیاب نہ ہوا ہو مگر اس میں کچھ شبہ نہیں ہے کہ بہت سے لوگوں کے دلوں میں مذہب مسیحی کے شبہات تھے وہ رفع ہو گئے اور بہت سے غیر مذاہب کے لوگوں نے بہ نسبت اور مذاہب کے مذہب مسیحی کو اعلیٰ بتایا۔ مجھے کشف الحقایق سے دلچسپی ہے اور اُس کے خانگی حالات مجھے معلوم ہیں میں شبانہ روز مسلمانوں میں رہتا ہوں عموماً مسلمانوں نے اِس پرچہ کو باعتبار مضامین کے پسند کیا ہے۔ بڑے افسوس کی بات یہہ ہے کہ جب کوئی اچھا کام شروع ہوتا ہے تو مسیحی امداد نہیں کرتے اور ایسا اختلاف کرتے ہیں کہ جس سے نہ مصنف کو نہ کسی اور لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے۔

(خاکسار جوزف بہاری لعل امبیمی)

بیجا الزام کا جواب

ضرورت تو نہیں معلوم ہوتی تھی۔ کہ میں کرسچن ایڈوکیٹ کو جواب الجواب لکھوں کیونکہ میری تحریر کا مطلب پورا ہو چکا ہوا ہے۔ پر اُنکے کارسپانڈنٹ مہاسنگھو صاحب نے مجھپر خوشامدی کا الزام لگایا اور اپنے آپکو وہ مہاسنگھو تبلاتے ہیں۔

سنئے مہاسنگھو صاحب اولاً آپنے میرے اعتراض کا جواب نہیں دیا۔ میرا اعتراض صرف یہہ تھا کہ ایسے گندے اشتہار کرسچن نام کیلیے زیبا نہیں مگر آپ نے مطلق اسکا جواب نہیں دیا لہذا آپکی تحریر میری سمجھ میں فضول ہے البتہ اڈیٹر صاحب نے اپنے نوٹ میں کسیقدر جواب دینے کی کوشش کی ہے جو اُنکی لیاقت اور ناموری کے شایاں نہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ مشنری ڈاکٹروں کو جو ایسی بیماریوں کا علاج کرتے ہیں موقوف کروگے بھلا صاحب یہہ بھی کچھ جواب ہے۔ یہہ تو وہی بات ہوئی کہ فلاں ڈکشنری میں ابلیس کا لفظ لکھا ہے۔ اسلئے کسیکو ابلیس کہنا جائز ہے۔ پادری صاحب یہہ منطق ٹھیک نہیں۔ میرے مصداق ہر کہ بخود پسندی بدیگراں پسند۔

اعتراض کیا تھا کیونکہ اُس اشتہار کی بدولت میں وہ اخبار اپنی بہن اور بیوی کے ہاتھ میں نہیں دیسکتا تھا۔ اُمید کہ آپ کل مسیحی میرا ساتھ دینگے۔ پر میں خوش ہوں کہ میرے مضمون کی اشاعت سے پیشتر آپکا اشتہار بند ہو چکا تھا۔ اور میرا مضمون بے وقت شائع ہوا۔ یہہ میرا قصور نہیں۔ پر اڈیٹر نورافشاں کا جنہوں نے وقت کا خیال نہ کرکے شائع کیا۔ اُمید ہے کہ وہ اسکی تلافی کرینگے۔

ثانیاً۔ مجھپر تو خوشامدی کا الزام آپنے ناحق لگایا۔ اڈیٹر کرسچن سے زیادہ نورافشاں سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ صرف مسیحی تعلق جیسا آپ سے ویسا اُنسے۔ بس۔ آپ اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھیں۔ کہ ہم دونوں میں سے خوشامدی کون ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ اڈیٹر ایڈوکیٹ کا ایسا اشتہار ہماری نظر سے نہیں گذرا اس معلومات پر جواب دینے کو ادھار کھا بیٹھے۔ اب آپ ہی انصاف فرماویں کہ جب آپکو معلوم ہی نہیں۔ تو کیا آپکی تحریر خوشامدانہ نہ ہوئی۔ پیارے بھائی۔ جو تعریف آپنے پادری ٹھاکر داس صاحب کی کی ہے۔ اُسکا میرے مضمون سے کچھ تعلق نہیں آپ صرف خوشامد کرتے ہیں میں آپ سے زیادہ جناب صاحب موصوف سے واقفیت رکھتا ہوں۔ وہ میرے اُستاد ہیں۔ وہ واقعی ہمارے لیے فخر ہیں۔ خدا اُنکو سلامت رکھے مگر غلام نبی والے اشتہار میں اُنہوں نے غلطی کی۔ میں اُنکا اور میرے عزیز اُنکی اِس مہربانی کے شکر گذار ہیں۔ کہ اُنہوں نے اُس گندے اشتہار کی اشاعت بند کر دی۔ جزاک اللہ۔ آیندہ آپ کچھ لکھنے کی تکلیف نہ کریں میں جواب نہیں دونگا والسلام۔

(راقم وہی)

کھنڑ میں مسیحی میلہ

بیٹسٹ مشن کھنڑ کے متعلق ماہ حال کی ۲ سے ۸ تک ایک مسیحی میلہ فراہم ہوا۔ جس میں غالباً بیس سے زیادہ علاقہ کھنڑ کے

* عدم گنجایش کے باعث یہہ مضمون تاخیر میں ڈالا گیا تھا (اڈیٹر)

کے مسیحی اکٹھے ہوئے۔ اتنے مسیحیوں کا ایک ایسے دیہات میں اکٹھا ہوتے ہوئے دیکھنا خوشی اور مبارکبادی کا موقعہ تھا۔ گرد نواح سے ٹولیوں کی ٹولیاں باجے بجاتے اور بھجن گاتے ہوئے جوق جوق اکٹھے ہوئے اور وہ مشن احاطہ کھرڑ میں خیموں میں جو پہلے سے استادہ کئے گئے تھے اُتارے گئے۔ روڑ اور مورنڈہ کے علاقہ سے بھی قریب ۲۰۰ یا ۳۰۰ مسیحی اُنمیں شامل ہوئے۔ کھانے کا انتظام بھی ایک ہی جگہہ کیا گیا اور سب کو مفت میں کھانا کھلایا گیا اور یہہ سب بار جناب پادری جارج سمتھ صاحب مہتمم کھرڑ نے اُٹھایا۔ ۹ تاریخ کو دوپہر کے بعد دُعا بندگی شروع ہوئی اور ایک پادری صاحب نے وعظ سنایا جو نہایت مؤثر تھا اُسکے بعد ایک دیسی خادم الدین نے وعظ سنایا اور دوسرے روز تین عبادتیں ہوئیں جنمیں عمدہ اور تاثیر بخش وعظ سنائے گئے اور پادری احسان اللہ صاحب نے جو اس میلہ میں شریک ہونیکو بلائے گئے تھے ایک عمدہ وعظ سنایا جس سے حاضرین کو بہت فائدہ ہوا۔

اور بزرگ پادری سمتھ صاحب مقیم شملہ نے اس موقعہ پر وعظ سنایا جسمیں صاحب موصوف نے اپنے دیر کے تجربہ اور خدمت کا تذکرہ کیا واضح ہو کہ یہہ صاحب سب سے پُرانے پادری صاحبان میں سے ایک ہیں جنہوں نے پچاس سال سے بھی زیادہ اس ملک میں خداوند کی خدمت کی ہے۔ اور تیسرے روز بھی دو صاحبان نے وعظ سنایا جو اس موقعہ کے لیئے پُر مضمون اور فائدہ بخش تھا اور ان تین دنوں میں ان دیہات کے مسیحیوں کو بڑا عمدہ موقعہ ملا کہ وہ اِن بزرگوں کی زبان سے خداوند کی بڑی بڑی باتیں سنتے رہے جو اُنکے اپنے فضل سے روح کے انعام دینے سے الگ الگ نعمت بخش ہیں یہہ بولنے والے پادری صاحبان سب بحیثیت مشن کے ایک جلسے میں جو اس میلے سے کچھہ آگے ہو چکا تھا آئے ہوئے تھے اُن کے وعظ سے سب مسیحیوں کو بڑا فائدہ پہنچا جسکا اثر امید ہے کہ عنقریب بھی پیدا کریگا۔ اس علاقے کا تمام کام پادری جارج سمتھ صاحب کے زیر اہتمام خدا کے فضل سے نہایت عمدہ چل رہا تھا لیکن افسوس کہ صاحب موصوف جلد ولائت جانے والے ہیں اُنکی جدائی اس کام کے حق میں شاید کچھہ خلل اندازی کا باعث ہو لیکن اُمید ہے کہ صاحب جلدی واپس آجائینگے اور اُنکی جگہہ ڈاکٹر تھامس صاحب کام کرینگے۔

(نامہ نگار)

ہولی اَنہولی راجپوتانہ

ناظرین آپکو بخوبی معلوم ہو کہ اہل ہنود کے صدہا تیوہاروں میں تیوہار "ہولی" ایک اپنے ڈھنگ کا انوکھا تیوہار ہے۔ گو کہ جس زمانہ میں ہولی تیوہار گھڑا گیا تھا اُسوقت اُسکی منشا بہت ہی نیک تھی۔ یعنے فصل کے وقت فصل کو ساتھ شکریہ کے کاٹنے کے قبل کچھہ نہ کچھہ اس خالق و رازق کے نام پر کیا کرتے تھے۔ لیکن فی زمانہ اہل ہنود نے اصلیت کو ترک کر کے بُرائی پر ایسی کمر باندھی ہے کہ اپنے افعال سے صاف ثابت کر کے دکھاتے ہیں۔ کہ اُنکی تیوہار ہولی اَنہولی تیوہار ہے۔ یوں تو عنقریب یہہ تیوہار تمام ہندوستان میں مانا جاتا ہے۔ اور ہر ایک حصہ میں ایسی خراب گالیاں گائی جاتیں ہیں کہ جنکے لکھنے سے بیچارے آپکے وقائع نگار کو پاپ لگتا ہے لیکن جیسا کچھہ ایسے وحشی صوبہ میں "نفس حیوانی" سے کام لیا جاتا ہو شاید کہیں سننے و دیکھنے میں نظر نہ پڑے۔ ۱۸ روز اول محلہ گنج اجمیر کے چند شریر لڑکوں نے لکڑی چرا کے ہولی پر رکھدی بعد بذریعہ پولیس گرفتار ہوئے۔ رام بھجو مسر چوران والا اس واردات میں سرغنہ قرار دیا گیا ہے۔ دوسرے روز باشندی لوگوں کی بھی طبیعت چلی بجا بجا کے گلی گلی ناچتے گاتے طلبا کو [illegible] ایک عجیب بات اور سنئے۔ کہ مسٹر ہوکنیپ ہیڈ ماسٹر انگلش برانچ کے سیکریس میں اور مسٹر کیمس وہس سپرد کمشنری کے انکے درمیان خوب ہولی منائی گئی منشی اشیا کا بھی استعمال کیا گیا۔ اور شب کے وقت طوائفوں کا ناچ۔ ہر دو پارٹیوں میں کھیلیں ہوتا رہا۔ افسوس کیا ایسے آنکھوں پٹی باندھنے والے اپنے تئیں ایجوکیٹیڈ رفارمر کہنے کے لیئے تیار ہونگے ہمگز ہرگز نہیں۔

اس تیوہار کی تقریب پر برابر تین روز تک شراب کی دوکانیں دن رات کھلی رہی تھیں جیسی کچھہ شراب کی عزت اجمیر میں ہولی کے دنوں میں ہوتی ہے ویسی کہیں نہیں۔ شراب کی دوکانوں کا تیوہار کے وقت شب و روز کھلا رہنا عیسائی گورنمنٹ کی شان کے شایاں نہیں

(نامہ نگار)

رُڑکی

بمقام رُڑکی ۱۴ تاریخ ماہ رواں بروز اتوار ہمارے ایس پی جی مشن کے گرجا گھر میں ایک واردات قابل تحریر ہوئی چنانچہ میں نے مناسب جانا کہ ناظرین کے معلومی کی غرض ہمارے مشن کا گرجا گھر اور پادری صاحب کی کوٹھی اور لڑکوں کا بورڈنگ اسکول ایک ہی احاطہ میں ہے دستور کے موافق عبادت ساڑھے آٹھہ بجے صبح کے شروع ہوئی۔ پادری ایف ایچ۔ ٹی۔ ہانیر جنکا کے ماتحت میں سارا کام رہا ہے سو صاحب موصوف نے عبادت شروع کی اور جیسا قاعدہ ہمارے مشن کا ہے کہ پہلے نماز اور اسکے بعد وعظ سو ابھی نماز ختم ہو نہ چکی تھی مقدس کرسستوم کی دُعا صاحب نے ختم کی اور جماعت نے آمین کہا کہ ہمارے بزرگ جنٹ بیہوش ہو گئے اور گھٹنوں کے بل جھکے رہے ساری جماعت اُٹھ کھڑی ہوئی اور صاحب موصوف کو جلدی پر بیٹھایا قریب دس منٹ تک بزرگ پادری صاحب کا یہی حال رہا چہرہ بالکل زرد رنگی چہرے کی جاتی رہی کوئی حرکت نہیں صاحب موصوف کی عزیزہ بیوی جو اور دو عزیز دختر موجود تھیں اُنکے اور ساری جماعت کے آنسو جاری تھے سب کا خیال بدل گیا تھا کہ اب ہم اپنے بزرگ اور عزیز صاحب کا وعظ نہ سنینگے لیکن خدا اُسوقت جماعت میں موجود تھا اور اُسنے صاحب کے عزیزوں اور ساری جماعت کے رنج کو خوشی میں بدل دیا شکر اس باری تعالیٰ کا ہو کہ ۱۰ منٹ بعد پھر پادری صاحب نے گیت شروع کروایا اور عمدہ وعظ و نصیحت کیا۔ بزرگ پادری صاحب کی عمر ۷۰ برس کی ہے اور ۳۴ برس اس ہندوستان میں مسیح کی خدمت اور مقدس انجیل کی بشارت دینے میں گذرے گو ضعیف ہیں پر تو بھی بازار میں غیر قوم کو



ایک ایک جگہ زیادہ تک منادی کرتے ہیں اور لوگوں کو تائبل کرتے ہیں۔ صرف گذرے سال ۱۲ ہفتوں کے لئے بیمار ہو گئے کیا درف بیہوش ہو گئے۔ صاحب موصوف کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ اوقات ایک بڑی خوشی میں تھے جس سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ قادر مطلق نے انکی روح کو اپنے ہاتھ سے چھو کر طاقت بخشی تاکہ اور کام عمدگی سے کرکے مسیح کا جلال ظاہر کرے۔ ناظرین سے ملتمس ہوں کہ تفاوت کلیسیا کو جدا کرکے ہمارے بزرگ پادری ایف۔ ایچ۔ ٹی۔ ہانبر صاحب کو اپنی دعاؤں میں نہ بھولیں تاکہ یہ دوسری زندگی دگنی مفید ہووے۔

ایم۔ سی۔ ایف۔

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

ایتھنز مارچ ۱۰۔ تمام یونانی فوج کراؤن پرنس کی رجمنٹ کے علاوہ سرحد کی طرف چلی گئی ہے۔ عام اعتقاد پھیلا ہوا ہے کہ لڑائی ضرور ہوگی۔

کریٹ میں یونانی فوج کو حکم ہوا ہے کہ سپاکیہ کا محاصرہ کریں جو اس جزیرہ میں سب سے بے گذر ضلع ہے۔ مقامات کنیا۔ کنڈیا اور رتمو کے مسلمان عیسائیوں کو لوٹ رہے ہیں۔ حکام بے پرواہی کر رہے ہیں۔

جو امدادی فوج کریٹ کو جا رہی ہے اس سے شہروں میں امن قائم رکھنے کا کام لیا جاویگا۔ اس ناکہ بندی کی خاص یہ غرض ہے کہ یونانی فوج اور ذخیرہ و گولہ بارود کو آنے سے روکیں۔

کراچی مارچ ۱۸۔ سترہ تاریخ کو ۳۰ واردات اور ۲۲ اموات ہوئیں۔ آج تک ۲۹۳۶ واردات اور ۲۶۸۰ اموات ہوئی ہیں۔

بمبئی مارچ ۱۸۔ کل ۶۹ واردات اور ۵۹ اموات ہوئیں۔

لنڈن مارچ ۱۹۔ حضور ملکہ معظمہ نے ۲۰ جون کا روز اپنی ۶۰ سالہ حکومت کے ختم ہونیکے موقعہ کیلئے شکر گذاری کا روز قرار دیا ہے۔

لنڈن مارچ ۱۸۔ غیر ممالک کے امیر البحروں نے کریٹ میں خود مختاری کا اشتہار دیا ہے اور لوگوں سے درخواست کی ہے کہ اپنے ہتھیار رکھ دیویں اور کریٹ میں امن قائم کرنیکے لئے مدد دیویں۔

کل کریٹ کا سخت محاصرہ شروع ہو گیا ہے۔

لنڈن مارچ ۱۹۔ کریٹ کا محاصرہ سرکاری طور پر ۲۱ کو ہونیوالا ہے لیکن ایک آسٹریا کے جہاز نے ایک یونانی کشتی پر جو ذخیرہ لا رہی تھی توپیں چلائیں اور اسکو ڈبا دیا۔

لنڈن مارچ ۱۹۔ یونانی گورنمنٹ نے اپنے دو جنگی جہازوں کو جو کریٹ میں باقی رہ گئے تھے واپس بلانیکا فیصلہ کر لیا ہے۔

غیر طاقتوں کی فوجوں کی اسطرح پر تقسیم کی ہے۔ انگریزی فوج کنڈیا پر قبضہ رکھیگی فرنچ فوج سیتیا اور سپیلا نگا پر روسی فوج رتمو پر اور جرمن فوج سودا خلیج اور کنیا پر۔

قسطنطنیہ مارچ ۲۰۔ چھ ترکی جنگی جہاز اور دو تارپیڈو کی کشتیاں آج یہاں سے ڈارڈنیلس کی طرف روانہ ہوئی ہیں۔ اسوقت ایک پرجوش جم غفیر روانگی کے وقت حاضر تھی۔

ایتھنز مارچ ۲۰۔ کریٹ کے باغیوں نے غیر ممالک کے امیر البحروں کو اطلاع دی ہے کہ ہم کریٹ کو یونان کے ساتھ الحاق ہونیسے کم کچھ منظور نہ کرینگے۔

لنڈن مارچ ۲۱۔ ترکی بحری فوج کی ڈارڈنیلس کیطرف روانگی سے عام حیرت پھیلی ہوئی ہے شک ہے کہ یہ جہاز سمندر میں جا سکینگے لائق ہیں یا نہیں۔ ترکی گورنمنٹ سرویا کی فوجی حکمت عملیوں کی نسبت بدگمان ہے اور سرحد پر چوکیداری کر رہی ہے۔

کریٹ کیلئے فرانسیسی امدادی فوج ۱۶ سوڈا میں پہنچ گئی ہے اور روسی فوج کل پہنچنے والی ہے۔

کراچی مارچ ۲۱۔ ۲۰ تاریخ کو ۳۴ واردات اور ۲۹ اموات ہوئیں۔ کل واردات ۲۷۶۶ اور اموات ۲۳۴۴۔

ایتھنز مارچ ۲۲۔ باوجود اس امر کے کہ عوام اور فوج میں بڑا جوش پھیل رہا ہے یہ یقین کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ راضی ہے کہ یونانی فوج کو کریٹ سے واپس بلا لیوے اگر کچھ بھی رعایت یونان کی خود پسندی کا خیال رکھکر کیجاوے مثلاً ترکی افواج کا جزیرہ کریٹ سے بلا لیا جانا۔

یونان کے تمام جوانمرد رئیسوں کو طلب کیا گیا ہے کہ فوج کی غیر حاضری میں شہروں کی حفاظت کریں۔

کریٹ میں کھانا دانہ کی چیزوں کی قلت ہو رہی ہے۔

لنڈن مارچ ۲۲۔ ہند کا امدادی قحط کا چندہ اب ۴۲۵۵۰ پونڈ تک پہنچ گیا ہے۔

لالہ راج بہادر صاحب فرخ ریسکول اجمیر مارچ پارٹیوں میں بطلق شریک نہیں ہوتے ہیں۔ بہت عمدہ کام ہے۔

وبا طاعون کی اجمیر میں تشریف آوری کی وجہ سے رعایا کا اور پولس اپنا قہر ظاہر کر رہی ہے۔ خدا کے لئے بیگناہوں کو خون کرنا دخل ثواب نہ سمجھے۔

مسٹر این۔ احمد صاحب برق سکرٹری ٹینگ مین لٹریری کلب اجمیر کے دلچسپ و مفید (واسطے پریس) لیکچر کا سلسلہ اخبار رہبر ہند لاہور مطبوعہ ۳ مارچ ۱۸۹۷ء سے چھپنا شروع ہوا۔ امید ہے کہ ہمارے ناظرین کی بھی نظر سے گذریگا اور باعث فرحت دل ہوگا۔

لنڈن مارچ ۲۳۔ اخبار ٹائمس بیان کرتا ہے کہ یقین کیا جاتا ہے کہ طاقتہائے یورپ جزیرہ یونان کے دوست میں صلح کا انتظام کر رہے ہیں۔



مضامین مفید المبتدین

صحبت کا اثر

پیارے لڑکے اور لڑکیو اس ہفتہ ہم مذکورہ بالا مضمون پر غور کرینگے کیونکہ ہم سب روزمرہ کسی نہ کسی سے صحبت رکھتے ہیں جس سے ہمکو نفع یا نقصان پہنچتا ہے۔ یا یہہ کہو کہ ہماری روز بروز ترقی ہوتی ہے یا تنزل۔ تو کیا یہہ بات دریافت کے لائق نہیں کہ ہماری کیسی حالت ہے ہم کیسی صحبت میں اپنا وقت صرف کر رہے ہیں؟ کیا ہم ایسی صحبت میں ہیں جسکی تاثیر سے ہماری حقیقی خوشحالی ہے یا ایسی صحبت میں جو اچھی عادتوں کو بگاڑتی ہے اور انجام اسکا ابدی ہلاکت ہوتا ہے؟ چھوٹے لڑکوں کے لئے یہہ بات بھی بڑی مفید ہے کیونکہ اس میں خطرہ ہے اور خطرے سے بچنا چاہئے۔ اور یہہ ظاہر ہے جیسا بیج بویا جائیگا ویسا پیڑ اُگیگا۔ اب سوال یہہ لازم آتا ہے کہ کسکی صحبت میں ہماری خوشحالی ہے جس سے ہم ہر حالت میں خوش رہ سکیں؟ اسکا جواب تم اپنے اپنے دلوں میں آپ دے سکتے ہو۔ کہ ہاں خدا کی صحبت کی تاثیر سب پر سبقت لیجاتی ہے جس سے تمہارے چہرے نورانی ہو جائینگے۔ یاد رکھو انسان اپنی صحبت سے پہچانا جاتا ہے۔ روایت ہے کہ تین لڑکیاں تھیں جنمیں یہہ جھگڑا ہو رہا تھا۔ کہ سب سے خوبصورت انمیں سے کس کے ہاتھ ہیں۔ ایک نے تو صاف شفاف پانی میں ہاتھ ڈبو کر نکالے تھے۔ دوسری نے پھول توڑ توڑ کر اپنی انگلیوں کے سرے خوبصورت گلابی رنگ کے کئے تھے۔ اور تیسری نے پھولوں کے ہار بنا کر انکو معطر کر رکھا تھا۔ اب ایک عمر رسیدہ عورت کا وہاں سے گذر ہوا جو بھوکی دبلی اور کمزور تھی۔ اُس نے اُن لڑکیوں سے مدد مانگی۔ پر انہوں نے نہ دی۔ حالانکہ بخوبی دے سکتی تھیں۔ خیر اتنے میں ایک غریب کسان کی لڑکی نے اُس کمزور عورت کی مدد کی اور وہ چلی گئی۔ اتفاق ایسا ہوا کہ وہ پھر اُسی رستے واپس آئی جہاں وہی پرانا جھگڑا ہو رہا تھا۔ ان لڑکیوں نے اُس عورت کو نہ پہچان کر اُس سے فیصلے کی اپیل کی جب اُن تینوں نے ہاتھ اوپر کئے۔ تو اُس عورت نے کہا "حقیقت میں خوبصورت ہیں" لیکن انہوں نے پوچھا۔ کہ "سب سے زیادہ خوبصورت کونسا ہاتھ ہے"؟ اس پر اُس نے جواب دیا اور کہا کہ "وہ ہاتھ خوبصورت نہیں جو صاف شفاف پانی میں دھویا گیا ہے نہ وہ جس کی انگلیوں کے سرے گلابی ہیں اور نہ وہ جسمیں معطر پھولوں کے ہار ہیں۔ پر وہ ہاتھ جسنے محتاج کی مدد کی اور اسکو سنبھالا"۔ یہہ کہتے ہی اُس عورت کا جسم بدل ہو گیا۔ اور جھریاں چہرے سے جاتی رہیں۔ اور آسمان پر بڑے جلال کے ساتھ ایک چمکتے ہوئے فرشتے کی صورت پرواز کر گئی۔ اور اُنہوں نے مان لیا کہ فرشتے کا کہنا ٹھیک تھا حقیقت میں سب سے خوبصورت ہاتھ وہی ہیں جو مدد کرتے ہیں ایسے ہاتھ کسکو مل سکتے ہیں؟ اُسی کو جو خدا کی صحبت میں رہتا ہے اور اسطرح تم نہ فقط ایک عضو خوبصورت بنا سکتے ہو۔ بلکہ سارا بدن جسکو زندہ قربانی گذران سکتے ہو۔ لیکن بُری صحبت سے کنارہ کرو

اسی طرح ایکدفعہ ایک چھوٹی لڑکی تھی جو اپنی ماں کے ساتھ ریل میں سفر کرتی تھی۔ ایک صاحب بھی اُس گاڑی میں تھے۔ اُس لڑکی کی عمر تین یا چار برس کی تھی اُسنے اُن صاحب سے پوچھا کہ "کیا تم مسیح کو پیار کرتے ہو"؟ اُنہوں نے کچھ جواب نہ دیا۔ اُس لڑکی نے تین دفعہ یہی سوال کیا پر کچھ جواب نہ ملا۔ آخر کار یہہ صاحب چونکہ اس سوال کو بار بار سننا نہیں چاہتے تھے وہاں سے نکلکر دوسری گاڑی میں جا بیٹھے جب وہ گھر پہنچے تو اُس لڑکی کا سوال گھڑی گھڑی اُنکے کان میں گونجتا تھا۔ وہ اُسکے بھلانے کی جتنی کوشش کرتے تھے اُتنی ہی زیادہ یہہ آواز اُنکے کان میں آتی تھی آخر کار ایک وقت آیا جب وہ اُسکا جواب دے سکے۔ اور اُنہوں نے لڑکی کی ماں کو لکھکر اپنے دل کی تبدیلی کا حال اُس میں درج کیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے لڑکے کی بات میں ایسی تاثیر ہو سکتی ہے جس سے بڑے بڑے لوگوں کے دلوں کی حالت بدل گئی ہے پس چھوٹوں سے بھی خدا کی خدمت ہو سکتی ہے۔

یوسف کے احوال سے چند نصیحتیں

(ا) ڈاہ اور حسد سے خبردار ہونا چاہئے جب یوسف کے بھائیوں نے ان گناہوں کو اپنے دل میں جگہہ دی تب اَور کیسے بڑے گناہوں میں مبتلا ہو گئے۔

(ب) یوسف کی سرفرازی کا شروع فرمانبرداری سے ہوا۔ جب باپ نے اُسے بھائیوں کی تلاش میں بھیجا تب وہ گیا اور جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ مصر میں حاکم بنا۔ سو خداوند کی کامل فرمانبرداری واجب ہے ہم کو مناسب ہے کہ اُسکی مانند ہوویں۔

(ج) دکھوں اور امتحانوں میں ہمیشہ جو درست ہے وہی کرو اور اُسکا انجام خدا کے ہاتھ میں سپرد کرو کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ساری چیزیں اُنکی بھلائی کیلئے جو خدا سے محبت رکھتے ہیں ملکے فائدہ بخشتی ہیں (رومیوں ۸ باب ۲۸ آیت)

(د) اگرچہ یوسف قید خانے میں ڈالا گیا تو بھی اُسنے اپنے ایمان کو اور اپنی راستی کو نہ چھوڑا جب انسان کی روشیں خداوند کی مرضی کے مطابق ہوتی ہیں تو وہ اُسکے دشمنوں کو بھی اُسکے دوست بناتا ہے (امثال ۱۶ باب ۷ آیت)

(ہ) اگرچہ یوسف سرفراز کیا گیا تو بھی اُسنے اپنی حلیمی نہ چھوڑی پر بادشاہ کی فرمانبرداری کی۔ اور اپنے عہدہ کے سارے فرائض کو بجا لایا اسلئے ہم پر بھی لازم ہے کہ حلیمی کا لباس رکھیں اور اپنے سارے فرائض کو پورا کرنیوالے ہو جاویں۔

(و) یوسف نے اپنے بھائیوں کو جنھوں نے اُسکے ساتھ ایسی بدسلوکی کی تھی معاف کیا۔ اس بات میں مسیح خداوند بھی اچھا نمونہ تھا کہ اُسنے اپنے قتل کرنیوالوں کو معاف کیا۔ اور پطرس کو بھی جسنے اُسکا انکار کیا تھا اور سولوس کو جس نے اُسکے لوگوں کو ستایا تھا سلامت چھوڑ دیا (رومیوں ۵ باب ۱۰ آیت)

(ز) یوسف کے بھائیوں کی سلامتی تب تک رہی جب تک یوسف جیتا رہا۔ جب مصر میں ایک نیا بادشاہ جو یوسف کو نہ جانتا تھا پیدا ہوا تب اُسکی اولاد غلامی میں پڑ گئی لیکن ہمارا بچانیوالا ہمیشہ تک جیتا ہے اور ہم کو آزاد کرتا ہے۔

(ح) یوسف نے اپنے بھائیوں کو جسمانی تکلیف سے بچایا تھا پر عیسیٰ مسیح روحانی اور ابدی ہلاکت سے بچاتا ہے۔ چاہیئے کہ ہم بھی ایکدوسرے کے بچاؤ کا وسیلہ بن جاویں ۞

(ط) اُس زمانہ میں لوگوں کو مناسب تھا کہ یوسف کو مانیں (پیدائش ۴۱: ۵۵) اب اِس روشنی کے زمانہ کتنا کتنا زیادہ چاہیئے کہ خداوند یسوع مسیح دنیا کے نجات دہندہ کے احکام و باتیں مانیں ۞

(ی) یوسف اپنی سرفرازی میں اپنے بھائیوں سے غافل نہ تھا مگر چاہا کہ وے میرے ساتھ ہوویں اسی طرح مسیح کی بھی مرضی ہے کہ جہاں میں ہوں وہاں میرے لوگ بھی ہوویں (یوحنا ۱۷ باب ۲۴ آیت)

(ک) یوسف نے گاڑیاں بھیجیں کہ اپنے عزیزوں کی خاطرداری کر کے اُنکو اپنے پاس مصر میں بلاوے اِسیطرح مسیح خداوند گویا مقرر وقت پر موت کی گاڑی بھیجتا ہے تاکہ اپنے عزیزوں کو اپنے پاس بلا وے ۞

(ل) جس طرح یوسف اپنے زمانہ میں ہر ایکطرح کی تکلیف سے بچانیوالا ہوا اسیطرح عمانوایل بھی ہم کو ہر طرح کی تکلیف دُکھ رنج وغیرہ خاصکر ہماری روحانی جان کا بچانیوالا ہے ۞

(م) یوسف نے اپنی جان کو جوکھوں میں ڈالکر دنیا کے لئے عمدہ کام کر کے یہہ سرگذشت چھوڑی ہے۔ اُدھر خداوند یسوع نے اپنی جان تمام دنیا کے کفارہ میں دی کہ لوگ بچ جاویں سو کیا ضرورت ہے تو ہمیں اپنی جان کو اُس سے دریغ رکھنا چاہیئے جبکہ اُسکو دینے سے بہت ہی روحوں کو راحت ملے۔ کاش کہ ہم بھی یوسف کی طرح اپنے آپ کو مسیح کا نمونہ بناویں ۞

راقم بی۔ اے۔ شرف۔

غزل

یہاں جو جان گنوا بیٹھے ہیں جہاں کیلئے ۞
وہاں خدا کو وہ کیا دینگے اپنی جان کیلئے
اُٹھ گئی جاہ ہستی کو جاک کرکے یہہ روح ۞
کہ ہم زمیں کے ہیں پیوند آسماں کیلئے
اثر پذیر ہو نقش قدم پاک مسیح ۞
یہہ سخت دل جو بنے سنگ آستاں کیلئے
مسیح پاک ہے بیچون ذکر اُسے خبہ ۞
وہاں کہاں ہے سمائی جنین چناں کیلئے
مجھکو حضور خدا لکی ہستی کے ساتھ ۞
خدنگ بھی تو کوئی چاہیئے کماں کیلئے
قسم کہ تم ہو ملانا صفات میں اپنے ۞
نہیں نہیں کیلئے ہو تو ہاں ہو ہاں کیلئے
کرم نما کہ فرود آ کہ خانہ خانہ تست ۞
مسیح پاک یہہ دل ہے تیرے مکاں کیلئے
خلا جو دائرہ جسم کا بنا مرکز ۞
یہہ ایک رمز ہے باریک نکتہ داں کیلئے
یہہ کی کلام مجسّم نے منطقی تقریر ۞
تصورات دل الفاظ ہیں زباں کیلئے
شرف ملا ہے جو انساں کو ذات علیٰ سے ۞
ہوئی وہ بات نہ حاصل فرشتگاں کیلئے
چُبھا ہے پہلو میں پولس رسول کا کانٹا ۞
خلش بھی چاہیئے کچھ سوزش نہاں کیلئے
جہاں مسیح خداوند ہے وہاں ہم ہوں ۞
ضرور ہے کوئی بلبل بھی بوستاں کیلئے
مسیح پاک کا بپتسمہ دعا منّت ۞
بدن کیواسطے پوشش خورش ہے جاں کیلئے

(بابو کیدارناتھ تخلص منّت)

نوٹس

پادری احسان اللہ نے ۲۰ اپریل سے لیکر ۹ جون تک کینگسٹن اور ریڈروں کے لئے جو نارووال مشن سے تعلق رکھتے ہیں جماعتیں کھولنے کا انتظام کیا ہے۔ وہ کارندے جو سی ایم ایس سیالکوٹ اور سوسائٹیوں کے دیگر [illegible] تعلق رکھتے ہیں۔ اِن جماعتوں میں شامل ہو سکتے ہیں مگر انکے اپنے خرچ کے ذمہ وار ہونگے ۞

یہہ جماعتیں مقام رعیا متصل نارووال میں کھولیجائینگی اور مضامین مفصلہ ذیل ہونگے ۞

(۱) پُرانے اور نئے عہدنامہ کی تعلیم روح القدس کے بارے میں
(۲) لکچرہائے فنّی (سلیس کئے ہوئے)
(۳) بائبل کے بعض خاص خاص اشخاص اور احوال سے سبق۔
(۴) پریکٹیکل جلسے ۞

تمام وہ کارندے جو علاوہ بٹالہ اور نارووال کے دیگر [illegible] علاقہ رکھتے ہیں اور وہ اُن جماعتوں میں شامل ہوا چاہتے ہیں چاہیئے کہ اپنے اپنے سپرنٹنڈنگ مشنری کی معرفت پادری سی ایم گلاف [illegible] مشنری سوسائٹی نارووال ضلع سیالکوٹ کے پاس بھیجدیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے لئے

پُرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی چوڑائی نرخ اور پہنچانے کے شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو۔

دستورالعمل اخبار نور افشاں لودیانہ

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ
قیمت دو کاپیوں یا اُس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر
فی کاپی معہ ضمیمہ
بغیر ضمیمہ

پادری ای۔ ایم۔ وہرنگ صاحب ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا ۞